بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَامَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاهَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً كَثِيراً۔أَمَّا بَعْدُ:

01:دین کے چھ بنیادی اصول - مقدمہ

الأصول الستة (دین کے چھ بنیادی اصول) کے اس پیارے رسالے کی شرح کے درس کا آج سے آغاز کرتے ہیں اور یہ تالیف ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ کی۔

1۔آج کی نشست میں میں مختصر سی سیرت شیخ الاسلام رحمۃاللہ علیہ کی بیان کروں گا۔

2۔ان اصول کا جو مقدمہ ہے جو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے بیان کیا ہے اس کتاب میں میں وہ بیان کروں گا۔

3۔یہ کون سے چھ اصول ہیں میں وہ بیان کروں گا۔

اگلے درس سے ان شاءاللہ پہلے اصول پر ہم بات کریں گے۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ ان کا پورا نام ہے الشیخ الامام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد التمیمی رحمہ اللہ۔ان کی ولادت عیینہ کے شہر میں یاعینیہ کی بستی میں سن 1115ھ میں ہوئی اوران کی نشاۃ جو ہے دس سال کی عمر سے پہلے قرآن مجید کو حفظ کرلیااللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور علم حاصل کرتے رہے کیونکہ علمی گھرانا تھا اوران کے جودادا ہیں وہ نجد کے اپنے زمانے کے عالم سمجھے جاتے تھے تو علمی گھرانے سے ان کا تعلق تھااور علم حاصل کرتے رہے اپنے گھر سے شروع کیا بعد میں پھر اپنے گھر سے باہر بھی گئے اور علم کے لیے مختلف جگہوں کی طرف سیر بھی کی سفر بھی کیے۔مکہ کی طرف مدینہ کی طرف،احساء کی طرف اور عراق کی طرف بھی گئے تھے لیکن شام کی طرف جاناچاہتے تھے وہ نہ جاسکے کیونکہ ان کے پاس اتنا راہ سفر (زادِ سفر) نہیں تھا کہ وہ زیادہ سفر کرسکیں۔

اب ان کی زندگی میں صرف ایک ہی مقصد تھااور وہ یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں میں صحیح عقیدے (مسلمانوں کے دلوں میں صحیح عقیدے)کا بیج بویاجائے اور لوگوں کو توحیداور اتباعِ سنت کی سمجھ آسان کردی جائے اور یہ وہ زمانہ تھایعنی ذراآپ کو شاید تعجب ہو کہ اس زمانے میں میں قبر پرستی عام تھی جیسے ہم انڈیا،پاکستان میں دیکھتے ہیں یہی کچھ ماحول یہاں پر بھی تھا۔البقیع جو ہے مزارات تھے بقیع میں مزارات!اگرآپ نیٹ پر جاتے ہیں جو پرانی تصویریں ہیں کسی نے وہاں پراَپ لوڈ کی ہوئی ہیں توآپ کو مزار نظرآئیں گے،مکہ میں جو قبرستان ہے وہاں پر چند مزارات تھے۔تومزارات کا قیام تھا،شرک عام تھااور عثمانی حکومت تھی اور عثمانی آپ جانتے ہیں صوفی تھے اور صوفیوں کے نزدیک قبر پرستی تو (بعض صوفیوں کے نزدیک جو غالی صوفی ہیں)توعین توحید ہے وہ کہتے ہیں اولیاءاللہ جو ہیں وہ اللہ سے دور نہیں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے جدا نہیں ہیں توان کو پکارنا اللہ ہی کو پکارنا ہے کوئی فرق نہیں ہے۔نعوذ باللہ۔

بہر حال، تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ہیں زندگی ساری جو ہے ان کا مشن تھا وہ توحید اور صحیح عقیدے کی اہمیت کو خود جانا ہے پھر اس کا علم حاصل کیا ہے پھر اس علم کے لیے سفر بھی کیا ہے سفر کی مشقت بھی برداشت کی ہے پھر اس علم کو آگے بڑھایا بھی ہے اور یہاں تک کہ اس کے جو شہر والے تھے جو رشتہ دار اور جو دوسرے لوگ تھے سب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متنفر ہو گئے۔ تو جب سفر سے واپس آئے دیکھا کہ ان کے والد جو ہیں وہ عینیہ چھوڑ چکے تھے اور حریملاء کی طرف دوسرے شہر کی طرف چلے گئے تھے۔ تو وہاں پر کچھ عرصہ رہے پھر واپس عینیہ کی طرف آئے اور بات اتنی مشہور ہو گئی کہ یہ شخص جو ہے (نعوذ باللہ) یہ فتنہ چاہتا ہے۔ فتنہ کیوں چاہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ "یہ لوگوں کو کہتا ہے کہ تم شرک کرتے ہو یہ ایسا شخص ہے جو انبیاء کا گستاخ ہے اور اولیا کا گستاخ ہے"۔ یہ ساری جو ہم عام بات سنتے ہیں۔

آپ غور کریں کہ ایک شخص تھا کوئی دوسرا نہیں تھا ان کے ساتھ لیکن آپ دیکھیں ایسے ماحول میں ایک شخص اکیلا شخص جب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہے اور حق کی دعوت کا آغاز کرتا ہے اور کوئی لچک پیدا نہیں کرتا اور دل میں کوئی ڈر نہیں ہے اور نہ ہی کسی بڑے یا چھوٹے کی بات کو سننا ہے جس نے روکا ہے کافی لوگوں نے روکا ہے قریبی لوگوں نے روکا ہے پیاروں نے روکا ہے کہ یہ بڑا خطرناک راستہ ہے تمہیں قتل کر دیا جائے گا، دھمکایا گیا ہے لیکن نہیں! انہوں نے کہا بھئی اللہ کے لیے میں کر رہا ہوں جب تک میں زندہ ہوں تو اس شرک کا خاتمہ میں کر کے رہوں گا۔

تو امیرِ عیینہ کو خط لکھا امیرِ احساء نے کہ اس شخص کو باہر نکالو یہ شخص فتنہ چاہتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے تو پھر اس شخص نے مجبوری میں آکر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ بھئی سیدھی سی بات ہے اب امیر کا حکم ہے۔ اس زمانے میں اتنا تفرقہ تھا یعنی ہر چھوٹی سی زمین کا امیر تھا شہر کے اپنے اپنے امیر تھے اور جو اس پورے علاقے کا بڑا تھا وہ سب کو کنٹرول کرتا تھا۔ تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کو مجبور دیکھا تو عیینہ کو چھوڑ دیا اور درعیہ کی طرف چلے گئے اور امیرِ درعیہ جو ہے انہوں نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب دیکھا کہ وہ آئے ہیں پہلے تو ان کو بھی تھوڑا سا خوف محسوس ہوا کہ بھئی اب سب اس کے مخالف ہیں اور یہ میرے پاس آ گیا ہے یہ نہ ہو کہ سب میرے خلاف تلواریں لے کر آئیں سب کی تلواریں میرے خلاف کھڑی ہو جائیں تو پھر میری یہ عمارت بھی جائے گی۔ مسئلہ ہوتا ہے نا! تو ان کا ایک شاگرد تھا شیخ ابن سویلم، شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا اس جگہ پر تو انہوں نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چھپا دیا تاکہ بات زیادہ نہ بڑھے اور کوئی مسئلہ نہ ہو۔ لیکن سبحان اللہ جو درعیہ کے امیر تھے ان کا نام امیر محمد بن سعود رحمۃ اللہ علیہ تھا تو جب پتہ چلا امیر کو تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا (دیکھیں بعض عورتیں کتنی عظیم ہوتی ہیں) کہ ایک بڑا مسئلہ ہے میں کیا کروں؟ تو ان کی بیوی نے یہ مشورہ دیا کہ اس شخص کی دعوت پر ذرا غور کریں یہ شخص کہتا کیا ہے سچ تو کہتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور غیر اللہ کیلیے قربانی دینا یا نذر و نیاز یں کرنا یا مزارات تعمیر کرنا یہ سارا شرک تو ہے نافرمانیاں تو ہیں سچ تو کہتا ہے میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یہ خیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے باقی آپ کی مرضی ہے۔ شیخ نے سوچا امام محمد بن سعود امیر رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا پھر بلایا بھئی جہاں بھی ہیں شیخ صاحب کو میرے پاس لے آؤ۔ ان کی بیوی بار بار یاد دہانی کرواتی رہی اپنے خاوند کو یہاں تک کہ امیر نے ان کو بلایا ہے تو ان کی بیوی نے کہا کہ یوں کرو کہ ان کو یہاں پر نہ بلاؤ آپ خود چل کر جاؤ۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ جب کسی کی قدردانی کرتاہے توایسے کرتاہے پھرانہوں نے چھوٹاساعمل کیااگرچہ بڑی قربانی ہے کہ ایک گھرسے در بدر ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر تواللہ تعالیٰ کوان کایہ عمل پسند آیااب امیر جوہے وہ خود چل کرگیاان کے شاگرد کے گھر میں ابن سویلم کے گھر میں۔تو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ سے کہا بھئی آپ کیاچاہتے ہیں؟انہوں نے کہا میں کچھ نہیں چاہتاہوں میری ایک دعوت ہے میری ایک خواہش ہے اوراللہ تعالیٰ اس خواہش کوپوراکرے گاان شاءاللہ میری خواہش یہ ہے کہ صحیح عقیدہ میں لوگوں میں بیان کروں اورلوگ حق کی دعوت کوقبول کریں اوریہ شرک اوربدعات جوعام ہوچکی ہیں ان کاخاتمہ ہو۔تواس نے کہااورکچھ نہیں چاہیے تمہیں؟!(بعض لوگوں نے یہ بات کی تھی کہ یہ شخص مشہورہوناچاہتاہے تاکہ اس کوبھی کوئی اُمارت مل جائے کوئی زمین کاٹکرااس کوبھی مل جائے)نہیں !انہوں نے کہامجھےاورکچھ بھی نہیں چاہیے میری یہ دعوت ہے بس مجھے کوئی جگہ چاہیے جہاں پرمیں یہ دعوت عام لوگوں تک پہنچاسکوں بڑےلوگوں کی طرف خاص لوگوں کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے میری خواہش یہ ہے کہ میں عام لوگوں میں جاکربات کروں اورمجھے منع کیاجارہاہے اگرآپ میری کچھ مدد کرسکتے ہیں توکریں اس معاملے میں۔

تویہاں پران دونوں کاوعدہ ہواانہوں نے کہااگرآپ کایہ مقصدہے توپھرمیں بھی آپ کے ساتھ ہوں آپ کے پاس علم کی طاقت ہے میرے پاس سیاسی قوت ہے میں اس جگہ کاامیرہوں میں تمہیں اس عملِ خیرسے نہیں روکتاہوں۔شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے بڑی پیاری بات ان کو کہی شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے کہادیکھیں یہ جومیں عمل کررہاہوں یہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کاعمل ہے یہ کوئی عام عمل نہیں ہے،الدعوۃ الی توحید اللہ سبحانہ وتعالیٰ اورجس نے بھی اس دعوت کوقبول کیاہےاوراس کے لیے جدّوجہد کی ہے اللہ تعالیٰ نےاس کےاس عمل کوکبھی ضائع نہیں کیااوراس کے بدلے میں جتنی وہ قربانی دیتاہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس سے زیادہ عطافرماتاہے۔اور سبحان اللہ یہی ہواجب دوسروں کوپتہ چلااورانہوں نے یہ کوشش کی کہ ہم حملہ کریں خودتوانہوں نے خوددعوت جہاد کااعلان کردیااوردونوں نے مل کرجہاد کیااوراس طریقے سے آہستہ آہستہ جوامیرِدرعیہ تھاوہ امیرِاحساءبن گیااورآج آپ دیکھتے ہیں پوراسعودی عرب دیکھیں سبحان اللہ یہ آل سعودجوآرہی ہے یہ محمد بن سعود کی اولاد میں سے ہے حفظھم اللہ۔

یہ وہ دعوت تھی جوآج اتنی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کویہاں پرکوئی ایک بھی قبرنہیں ملے گی یاایک مزارنہیں ملے گا جس کوپکارا جائے۔میں یہ نہیں کہتاکہ یہاں پرکوئی بدعتی بندہ نہیں ہے کوئی صوفی نہیں ہے۔یہاں پرصوفی بھی ہیں بہت کم ہیں صوفی بھی ہیں لیکن حسرتوں میں مررہے ہیں ان کے بس میں نہیں ہے کہ کہیں پرکوئی مزاربنالیں مجبورہیں اوربنابھی نہیں سکتے۔یہ اس عظیم بندے کی دعوت کے آج ہم یہ ثمرات دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کافضل وکرم ہے کہ بلادالحرمین جوہے بلاد حرمین وشریفین جوہے آج شرک سے پاک ہے سبحان اللہ۔اوریاد رکھیں اللہ تعالیٰ کافضل وکرم یہ بھی دیکھیں کہ ایک بندے نے وہ کردکھایاجوآج لاکھوں لوگ نہیں کرسکتے۔بات یہ ہے عظیمت کی بات ہے عزم ہوناچاہیے جدّوجہد کرنی چاہیے آج ہمارے اندرنہ توعظیمت ہے نہ جدّوجہد کرنے کے ہم لائق ہیں نہ اس قابل ہیں اورنہ کرناچاہتے ہیں شاید۔آپ یہ نہ دیکھیں،بعض لوگ کہتے ہیں یارہم اہل حدیث اپنے آپ کوکہتے ہیں لوگ متنفرہوتے ہیں۔میں کہتاہوں شرم آنی چاہیے لوگ اس نام سے متنفرہوتے ہیں!حق سے متنفرجوہوتاہے توپھرہونے دوان کو متنفر۔

اب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کو دیکھیں آپ ڈٹے رہے کوئی مداہنت نہیں کی کسی کے ساتھ کوئی لچک پیدا نہیں کی کہ چلیں ٹھیک ہے آپ قبر پرستی کرتے رہو آہستہ آہستہ دعوت دیتے ہیں آج نہیں تو کل آہستہ آہستہ سمجھ آجائے گی ان کو۔ نہیں! جو حق ہے وہ حق میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں یہ میرا راستہ ہے یہ آپ لوگوں کا راستہ ہے دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟! یہ نہیں کہا ٹھیک ہے ان میں بھی تو خیر ہے ناں۔ کیا خیر ہے مجھے بتائیں؟! رافضی میں کیا خیر ہے جو قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے، جو صحابہ کرام اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دیتا ہے، جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء کو مشکل کشائی دیتا ہے ان کو مشکل کشا حاجت روا سمجھتا ہے، جو عام شرک پھیلا رہے ہیں ان میں کیا خیر ہے؟!

صوفی بریلوی میں کیا خیر ہے جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں کیا خیر ہے ان میں؟! جو وحدۃ الوجود کے قائل ہیں جو کہتے ہیں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے انوار نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ان میں کیا خیر ہے؟!

اور ان بعض لوگوں میں جو شرماتے ہیں اہل حدیث کہلاتے ہوئے کیا خیر ہے ان میں؟! شرم آتی ہے اہل حدیث کہتے ہوئے اپنے آپ کو یا سلفی کہتے ہوئے! کیا خیر ہے ان لوگوں میں؟! یاد رکھیں اگر کو آپ شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ میں اہل حدیث ہوں لیکن رافضی کو شرم نہیں آتی کہتے ہوئے کہ میں رافضی ہوں میں شیعہ ہوں۔ بریلوی کو شرم نہیں آتی وہ کہتا ہے میں بریلوی ہوں، دیوبندی کہتا ہے میں دیوبندی ہوں سینہ تان کر کہتا ہے اور عجب سی بات ہے بعض لوگ کہتے ہیں یار ہم اہل حدیث کہتے ہیں لوگ متنفر ہوتے ہیں!

کیوں بھئی کیا ہو گیا ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے وہ اکیلے تھے! یہ کس نے کہا ہے کہ آپ لچک پیدا کریں اور یہ نعرہ لگائیں کہ ہم سب ایک بھائی ہیں ناں سب مسلمان ہیں تو سب بھائی بھائی ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔

رافضی میں اور موحد مومن میں کوئی فرق نہیں ہے! بدعتی اور سنّی میں کوئی فرق نہیں ہے! یہ کون سی دعوت ہے میرے بھائی؟!

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی یہی دعوت تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہی دعوت تھی، سلف صالحین کی یہی دعوت تھی کیا ہو گیا ہے لوگوں کو حق سمجھتے کیوں نہیں ہیں سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟! پھر اِدھر اُدھر سے کوئی دلائل پیش کرتے ہیں اِدھر اُدھر سے کچھ ڈھونڈتے ہیں کہیں سے کوئی مخرج مل جائے تاکہ ہماری بات اچھی ثابت ہو جائے اور ہم سچے ہیں۔

ایک ہی امام نے وہ کر دکھایا جو آج ہم لاکھوں لوگ نہیں کر پا رہے وجہ کیا ہے؟ یہی مداہنت ہے، کہیں پر کوئی خاموشی اختیار کی جا رہی ہے کہیں پر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان کافی ہیں کوئی ٹائٹل نہ لگاؤ اپنا، کہیں، کوئی کہتا ہے کہ ہم سب اکٹھے ہو جائیں جس پر ہمارا اتفاق ہے ہم جمع ہو جائیں جس پر ہمارا اختلاف ہے بعد میں دیکھا جائے گا۔ یہ جو نعرے آئے ہیں یہ حقیقتاً اُس دعوتِ حق کو خود دبانے کے لیے نکلے ہیں نعرے! میرے بھائی حق کو جتنا دبائیں گے وہ اتنا ہی ابھرے گا یاد رکھیں حق دبتا نہیں ہے ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (الاسراء: 81) باطل تو مٹ جاتا ہے لیکن حق باقی رہتا ہے وہ الگ بات ہے کہ وہ حق اللہ تعالیٰ میری زبان سے بیان کرے یا آپ کی یا کسی اور کی۔

اگر میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے شرم آتی ہے اہل حدیث کہتے ہوئے تو بس مٹ جائیں گے اور حق مٹ جائے گا؟ ہر گز نہیں واللہ! اللہ تعالیٰ ہم نہیں کریں گے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اس دعوتِ حق کو صحیح طریقے سے بیان کریں گے اور لوگوں کو حق کی طرف بلائیں گے۔ تو اس لیے میرے بھائی حق کو سمجھیں ذرا اور عبرت حاصل کریں ایسے علماء سے فضلاء سے جنہوں نے قربانیاں دی ہیں جنھوں نے اس بہترین راستے کو آسانی کے ساتھ ہم تک پہنچایا ہے اور آج ہم یہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ بہت مشکل ہے لوگ متنفر ہوتے ہیں! کوئی بات نہیں ہم سب مسلمان ہیں ہم سب بھائی بھائی ہیں!

ٹھیک ہے ہم سب مسلمان ہیں لیکن جس نے حق کو چھوڑا ہوا ہے اور باطل کو اپنایا ہوا ہے میں اپنے حق کو چھوڑ کر اپنا ہاتھ اس کے ساتھ بڑھاؤں اور کہوں کہ نہیں کہو تم میرے بھائی ہو! وہ باطل نہیں چھوڑنا چاہتا۔ رافضی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نعوذ باللہ سارے کے سارے کافر ہیں بدکار ہیں سوائے تین یا چار کے۔ وہ صبح و شام سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو گالی دیتے ہیں لعنت بھیجتے ہیں صبح و شام ان کا دن نہیں گزرتا۔ صبح و شام کے اذکار ہم پڑھتے ہیں ناں جیسے صبح و شام ہم اذکار پڑھتے ہیں واللہ ان کے اذکار میں صبح و شام جو ہے سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینا ہے۔ وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتے میں یہ کہتا ہوں ٹھیک ہے گھر میں گالی دے دینا ہم بھائی بھائی ہیں سارے! کوئی میرے باپ کو گالی دے میں کہوں گا تم میرے بھائی ہو؟! کوئی میری ماں کو گالی دے میں کہوں گا تم میرے بھائی ہو؟! اللہ کی قسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اُمہات المؤمنین ہم سے ہمارے سگے ماں باپ سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔

یہ کون سی دعوتیں دی جا رہی ہیں یہ کون سی آپ دعوت دینا چاہتے ہیں؟! عبرت حاصل کریں ان علماء سے گھر جاتا ہے چلا گیا گھر کو چھوڑا ہے در بدر ہوئے ہیں یہاں تک کہ قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں ہیں ان کو کوئی پرواہ نہیں تھی آج ہمیں کس چیز کی پرواہ ہے؟!

لوگ کہتے ہیں لوگ متنفر ہوتے ہیں لوگ سمجھیں گے نہیں۔

آج دعوتِ توحید اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد ایک شخص کا یہ فضل و کرم ہے ہمارے اوپر ایک شخص تھا وہ ہوئے آج دیکھیں دعوت توحید کتنی عام ہو گئی ہے۔ اللہ کی قسم شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتابیں ہیں میں ابھی آپ کو پڑھا رہا ہوں یہ افریقہ کے جنگلوں میں پڑھائی جا رہی ہیں یعنی یہ خیر اتنا عام ہوا ہے کہ آپ سوچ ہی نہیں سکتے۔ صرف اس سرزمین پر نہیں اس کا اثر انڈیا میں دیکھیں پاکستان میں اس کا اثر دیکھیں افریقی کے جنگلوں میں یہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت دیکھیں کیسے پہنچی ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری دعوت جو ہے مسجد کے باہر جائے گی یا ہمارے دروس میں صرف بیس تیس لوگ آئیں گے کوئی آئے گا نہیں! یہ کس نے کہا ہے؟

میں بریلویت میں تھا میں اہل حدیث کیسے بنا ہوں؟ اگر اہل حدیث چھپاتے کہ ہم اہل حدیث ہیں تو بریلویت سے کیسے اہل حدیث بنتا میں؟ یہاں پر کتنے ہیں جو پیدائشی اہل حدیث ہیں مجھے بتائیں کتنے ہیں یہاں پر؟ ہم سب کوئی دیوبندی تھا کوئی بریلوی تھا کوئی رافضی تھا کوئی کیا تھا سب نے توبہ کر کے ہم نے اہل حدیث مسلک کو اپنایا ہے سلفی بنے ہیں۔ کب جب انہوں نے چھپایا تھا؟! اگر چھپاتے تو ہم کیسے بنتے میرے بھائی!

یاد رکھیں یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں آج کے زمانے میں کافی نہیں ہے بعض لوگوں کو یہاں پر بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں مسلمان ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن کون سا مسلمان ہوں میں؟ اس کی کیا ضرورت ہے کون سا؟ ضرورت ہے اس کی آج رافضی بھی کہتا ہے کہ میں مسلمان

ہوں، قادیانی بھی کہتا ہے میں مسلمان ہوں، قبر پرست صوفی بھی کہتا ہے میں مسلمان ہوں، چاہے وہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو، آج جتنے بھی گروہ ہیں وہ سب کہتے ہیں میں مسلمان ہوں، میں نے بھی کہا میں مسلمان ہوں۔ تو کون سا مسلمان ہوں میں شیعہ ہوں یا سنّی کون سا ہوں؟ اگر میں کہتا ہوں میں مسلمان ہوں سنّی ہوں، اشعری نہیں ہوں ماتریدی نہیں ہوں، یہ نہیں ہوں سیدھا کیوں نہیں کہتے میں اہل حدیث ہوں کیوں نہیں کہتے ہو؟! سیدھا کیوں نہیں کہتے میں سلفی ہوں مشکل کیا ہے کس چیز کا ڈر ہے؟! کہ لوگ نہیں سنیں گے۔

جو سننا نہیں چاہتے نہ سنیں، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تھے دعوت دی جس نے نہیں سنا وہ سب بھی سنتے تھے پتہ ہے آپ کو سب مخالفین تھے! تو پھر سنا کیسے؟ آپ کو کس نے کہا کہ آپ نے سنانا ہے یا میں نے سنانا ہے؟! میرے بھائی ہم نے بات کرنی ہے حق کی بس دل کھولنے والا وہ ہے جل شانہ سبحانہ وتعالیٰ توفیق وہ دیتا ہے۔ یہ کس نے کہا کہ بھئی ہمیں رزلٹ نہیں ملتا رزلٹ ہمارے ہاتھ میں ہے؟! یہی ہماری مصیبت ہے ہم رزلٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ارے میرے دروس میں بیس آتے ہیں کیوں آتے ہیں اس کے درس میں تو دو ہزار آتے ہیں میرے درس میں بیس آتے ہیں! تو میری دعوت ناکام ہے عجب بات ہے میرے بھائی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ایسے آئیں گے قیامت کے دن ایک نبی ہوگا صرف اکیلا، بعض نبی کے ساتھ دو یا تین لوگ ہوں گے اور بعض کے ساتھ دس سے کم ہوں گے۔ کیوں نبی کی دعوت ناکام تھی نعوذ باللہ؟! کس نے کہا ہے کہ کثرت تعداد حق ہے کس نے کیا ہے؟! حق کا معیار کثرت تعداد نہیں ہے۔

تو میرے بھائی یہ لچک نہیں ہونی چاہیے ہماری دعوت معروف ہے دعوت حق ہماری بالکل صاف اور واضح ہے جو اس کو اپنانا چاہتا ہے تو واللہ اس میں خیر ہے جو اس کو ٹھکرانا چاہتا ہے اس میں واللہ کوئی خیر نہیں ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکمت عملی ہے کون سی حکمت عملی ہے مجھے بتائیں؟! حکمت عملی کیا ہے کہ ہم لوگوں کو نہ بتائیں کہ میں کون ہوں؟ آپ کہو جی میں میں مسلمان ہوں۔

قادیانی کیا کہتا ہے میں کرسچن ہوں یا میں یہودی ہوں کیا کہتا ہے وہ؟ اور دیکھیں کتنا گند پھیلا یا ہوا ہے ان قادیانیوں نے، امریکہ، یورپ میں کتنے لوگ کافر قادیانی بن چکے ہیں اور یہ سمجھ کر کہ ہم مسلمان ہیں۔ کس نے دھوکا دیا ہے؟ ہر وہ شخص اس میں شامل ہے جو شرماتا ہے کہتا ہے یار میں اہل حدیث نہیں ہوں میں ہوں تو صحیح دل میں ہوں زبان سے نہیں کہنا چاہتا۔ کیوں؟ ارے ہماری دعوت جو ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔

پتہ نہیں یہ کون سی دعوت ہے واللہ عجیب سی بات ہے یہ کون سی دعوت ہے جو کلمہ حق کہنے سے ناکام ہوتی ہے ہماری سمجھ سے دور ہے یہ بات! رزلٹ ہمارے بس کی بات نہیں ہے دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی عطا فرمائی ہے ایک شخص تھا ایک امیر خود چل کر گیا ہے ان کے پاس پھر ان دو لوگوں سے آج آپ دعوت کی برکت دیکھیں کہاں تک پہنچ گئی ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے اور نہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوچ سکتے تھے بتاؤں میں کو! انہوں نے کبھی نہیں دیکھا ان کو پتہ نہیں تھا وہ سمجھے کہ بس میں، میرا گھرانا میرا یہ جو ایک شہر دو شہر ہیں جہاں تک میں دیکھتا ہوں یہاں تک ہم پہنچ جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے کتنا یعنی ان کا درجہ بلند فرمایا ہے اور ان کی اس دعوت سے کتنے لوگوں نے توبہ کی ہے۔

آج ہمیں بھی کیا کہا جاتا ہے پتہ ہے ؟ وہابی کہا جاتا ہے۔ وہابی کون ہے ؟ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے متبعین۔ آج ہمارے بیچ میں وہ نہیں ہیں ان کا نام آج بھی زندہ ہے اگرچہ ان مخالفین کی زبانی کیوں نہ ہو۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہمیں وہابی کہتے ہیں ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ یہ سمجھتے ہیں وہابی کوئی گالی ہے واللہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی زبانی ہمارے اس امام کے نام کو زندہ کیا ہوا ہے آپ کہتے رہیں ہمیں خوشی ہوتی رہے گی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مؤلفات میں سے:

کافی کتابیں لکھی ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اور اکثر چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں شیخ صاحب کے جن میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عوام الناس سے خطاب کیا ہے اور ایک چیز نوٹ کریں آپ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ کی جتنی بھی مؤلفات ہیں تصنیفات ہیں ان میں "قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" صحابہ کرام کے اقوال اور سلف صالحین کے اقوال ہیں ان کی اپنی رائے اپنی بات آپ کو بہت مشکل سے ملے گی کہیں پر۔ ان کی جو معروف و مشہور تصنیفات ہیں کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید معروف کتاب ہے مشہور کتاب ہے، کشف الشبہات، کتاب الکبائر اور چھوٹے رسالے میں القواعد الأربع ،الأصول الثلاثۃ ہیں اور انہوں نے مختصر الإنصاف والشرح الکبیر بھی کی ہے، مختصر زاد المعاد بھی لکھی ہے اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک چھوٹا سا رسالہ مختصر سا لکھا ہے اور اس کے علاوہ ایک یہ الأصول الستۃ جس کی ہم شرح کریں گے ان شاء اللہ یہ بھی کتاب ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سن 1206ھ میں ہوئی اللہ تعالی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور جو انہوں نے جدوجہد محنت کی اللہ تعالی ان کو اس سے بہتر اجر فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس دعوت کو سمجھیں اس پر عمل کریں اس کی طرف دعوت دیں اور اس پر صبر بھی کریں۔ آمین۔

یہ جو الأصول الستۃ ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے مقدمہ میں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے)

"من أعجب العجاب وأكبر الآيات الدالة على قدرة الملك الغلاب" (نہایت عجیب ترین اور بادشاہ غالب کی قدرت کی سب سے بڑی نشانیوں میں سے) "ستة أصول بيّنها الله تعالى بياناً واضحاً للعوام فوق ما يظن الظانون" (یہ چھ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالی نے عوام کے لیے گمان کرنے والوں کے گمان سے بھی بڑھ کر بالکل واضح طور پر بیان فرمایا ہے) "ثم بعد هذا غلط فيها كثير من أذكياء العالم وعقلاء بني آدم" (مگر اس کے باوجود ان اصولوں میں بہت سے دنیا کے ذہین ترین اور بنی آدم میں سے عقل مند ترین لوگوں نے) "إلا أقل القليل" (سوائے بہت کم لوگوں کے غلطی کر گئے)۔

یہ مقدمہ ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں جو بھی انہوں نے فرمائی ہیں آگے ہم دیکھیں گے ان چھ اصولوں میں جو میں بیان کروں گا واللہ واقعی عجوبے نظر آتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ان چھ اصولوں کو کس طریقے سے بیان فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقے سے وضا

حت کے ساتھ بیان فرمایاہے عجب بات یہ ہے کہ لوگوں نے ان کے خلاف عمل کیاہے اوراس کو حق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے! اتنی بڑی نشانیاں ان کوایک تو غلط سمجھا جائے اور پھر اس غلط کو عام کیا جائے اور لوگ اس غلط کو حق سمجھیں باطل ہے اس کو حق سمجھیں اوراس پر عمل بھی کریں اوراس کودین بھی سمجھیں اوراس کے لیے جدوجہد بھی کریں اوراس کے لیے جہاد بھی کریں اوراسی پر مریں بھی کیونکہ یہ حق ہے یہ عجوبے نہیں ہیں کیا؟!

یہ چھ اصول جو ہیں:

1۔پہلا اصول جو ہے اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت میں اخلاص کا بیان اوراس کی ضد میں شرک کا بیان۔یہ پہلا اصل ہے تفصیل سے اس پر بات کریں گے اگلے دروس میں۔

2۔دوسرااصول ہے دین میں اجتماع برقرار رکھنااوراس کی ضد تفرقہ بازی سے بچنا(اجتماع کی ضد ہے تفرقہ بازی)۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ ثابت کرناچاہتے ہیں کہ توحید حق ہےاوراس کی ضد میں شرک ہے آج شرک بعض لوگوں میں عام ہےاور اسے توحید سمجھا جارہاہے اسی کادفاع کیاجارہاہے تو عجب بات ہے کہ نہیں؟!دوسرااجتماع حق ہےاور تفرقہ باطل ہے آج تفرقے کو حق سمجھا جارہاہے اور جواجتماع کی بات کرتاہے اسے باطل قرار دیاجارہاہے تو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے دوسرااصل یہ بیان کیاہے کہ دین میں اجتماع برقرار رکھنے کا بیان اوراس کی ضد میں تفرقہ بازی سے بچنے کا بیان۔

3۔تیسرااصول حکام کی اطاعت وفرمانبرداری کہ حاکم وقت کی فرمانبرداری کرنااس کے جواصول وضوابط ہیں جو شریعت میں موجود ہیں ان کا بیان کرنااوراس کی ضد میں جو حکمران کے خلاف خروج ہے اوران کی جو نافرمانی ہے اوراس کی وجہ سے پھر جو فساد برپاہوتاہے پھراس کا بیان۔

4۔چوتھااصل ہے حقیقی علمااور فقہاء کرام کا بیان اور جو محض دعویٰ کرتے ہیں اور علماء سے مشابہت کرتے ہیں صرف اور جھوٹے ہوتے ہیں ان کا بیان۔

آج تو یہ عجیب سازمانہ ہے کہ بعض لوگوں کو شیخ الاسلام کارتبہ دے دیاگیاہے اگرچہ وہ قبرپرستی کی طرف لوگوں کو بلاتاہے! ان کی پوری دعوت دیکھیں قبرپرستی ہی قبرپرستی ہے لیکن لقب کیادیاگیاہے؟ شیخ الاسلام کا۔اس سے بڑھ کر کوئی عجوبہ ہے دنیامیں! دنیاکہتی ہے سات عجوبے ہیں میں کہتاہوں ایک عجوبہ ہے یہ ہے سات عجوبے بعد میں ہیں پہلا عجوبہ یہ ہے کہ عجب سی بات ہے شرک کی طرف دعوت دینے والا شیخ الاسلام بن گیاہے تو پھر توحید کی دعوت دینے والا کیاہوگا؟! عجب سی بات ہے!

5۔پانچواں اصل یاپانچواں اصول حقیقی اولیاءاللہ کا بیان کہ حقیقی اولیاءاللہ کون ہین سچے اولیاءاللہ کون ہیں اور جھوٹے اولیاءجوان کی ضد میں ہیں ان کا بیان کہ وہ کون ہیں یہ ہم جانیں گے ان شاءاللہ۔

اور عجب کیابات ہے؟ کہ جو جھوٹے اولیاءہیں اور جو شعبدہ باز ہیں ان کو ولی سمجھا گیاہے جادوگروں کو ولی سمجھا گیاہےاوران کی طرف جاتے ہیں اوران کی پگڑی دیکھ کر داڑھی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے علماء ہیں وہی ان کو فتویٰ دیتے ہیں ان ہی سے علاج کرواتے ہیں یہ لوگ اور ان ہی کو حق پر سمجھتے ہیں عجب بات یہ ہے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ جو شخص جادو گر یا کاہن کے پاس جاتا ہے اس کی تصدیق کرتا ہے کافر ہے اور جو اس کی تصدیق نہیں کرتا تو چالیس دن کی اس کی نماز نہیں ہے)۔ تو عجب بات ہے کہ نہیں کہ ایمان جارہا ہے نمازیں جارہی ہیں پھر بھی وہ حق پر ہیں !اور عجب بات یہ ہے کہ جو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ بُرے ہیں!

6۔چھٹا اصول قرآن اور سنت کی پیروی کا بیان اور اس غلط فہمی کا ازالہ جو محض شیطان کا ایک بہکاوا ہے جس کے ذریعے سے قرآن اور سنت کو ترک کر دینے کی طرف دعوت ہے کہ قرآن اور سنت کو سمجھنے کے لیے عالم ہو نا ضروری ہے پہلے عالم بنو مجتہد بنو پھر قرآن اور سنت کی بات کرو تم قرآن اور سنت کی بات کر ہی نہیں سکتے اس لیے صرف تقلید کرتے رہو آنکھیں بند کر کے اجتہاد تو ہے ہی نہیں اجتہاد تو ناممکن ہے اجتہاد کرتے ہیں مجتہد وہ مر گئے ہیں آج ہم نے صرف اندھی تقلید کرنی ہے اور قرآن اور سنت عوام الناس سمجھ ہی نہیں سکتے۔

یہ محض شیطان کا بہکاوا ہے اس پر ان شاءاللہ بات کریں گے چھٹے اصول میں۔اگلے درس میں ان شاءاللہ پہلے اصل سے درس کا آغاز کریں گے۔

واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس [01.دین کے چھ بنیادی اصول-مقدمہ] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio